جناب ابوالامان امرتسری

گورونانک اور اسلام

(۲)

اسلام نے اپنے عقیدت مندوں کے لئے کچھ بنیادی عقاید اور خاص ارکان مقرر کئے ہیں۔ اور ان بنیادی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہستی باری تعالےٰ پر ایمان لانا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کے مختلف مذاہب اور ادیان کی بنیاد علام الغیوب خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان اور اس کے خالق اور مالک ہونے کے اقرار پر ہے۔ قرآن مجید کی مقدس تعلیم سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ ہر نبی اور رسول نے لوگوں کو توحید کی تعلیم دی ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں ظاہر ہوئے سب کا نعرہ ایک ہی تھا اور وہ یہی تھا کہ :

"اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی ہستی قابلِ پرستش نہیں، اور وہی رب ہے۔"

لیکن اس کے باوجود ہر ایک مذہب کی توحید دوسرے مذاہب سے مختلف ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ اس میں کسی بھی مذہب کو کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن وہ کیا ہے؟ اور کن صفات کا حامل ہے؟ اس میں تمام مذاہب اور ان کے فرقوں میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ یہودی مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں۔ لیکن ان کے عقیدہ کے مطابق ایک گھرانہ بنی اسرائیل کے لوگ ہی خدا تعالےٰ کے مقرب بن سکتے ہیں۔ اور نبوت اور رسالت بھی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ہی وابستہ کی ہے۔ ان لوگوں کے اسلام سے باہر رہنے کا بہت بڑا سبب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے۔ عیسائی صاحبان کی توحید تثلیث کی شکل میں ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق باپ۔ بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر خدا ہیں۔ یعنی ایک تین ہیں اور تین ایک ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بیٹا خدا دنیا کے گناہوں کے کفارہ میں صلیب پر مارا گیا۔ اسی طرح ویدک دھرم کی توحید ان سے مختلف ہے۔ سناتن دھرم سے تعلق رکھنے والے ویدک دھرمی اللہ تعالےٰ کا حیوانوں۔ درندوں۔ پرندوں اور انسانوں کی شکل میں وقتاً فوقتاً اوتار دھارن کرنا تسلیم کرتے ہیں۔ آریہ سماج کی توحید کے مطابق خدا تعالےٰ اس طرح محدود شکلوں میں اوتار دھارن کرنے سے پاک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تمام آریہ سماجی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ روح۔ مادہ اور خدا تعالےٰ تینوں ہی ازلی اور ابدی ہیں یعنی روح اور مادہ کو اللہ تعالےٰ نے تخلیق نہیں کیا۔ اللہ تعالےٰ کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ اعمال کے نتیجہ میں

روح اور مادہ کو بار بار جنم دیتا رہتا ہے۔ اور یہ جنم مختلف جونوں یعنی حیوانوں۔ پرندوں اور درندوں اور انسانوں وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بغیر کسی عمل کے کسی کو اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ نیز وہ اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کے شروع میں اگنی۔ وایو۔ آدت اور انگرا نام کے چار رشیوں پر چار وید رگ وید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید نازل کئے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام اور الہام کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ آریہ سماج کا یہ عقیدہ جملہ انبیاء علیہم السلام کے انکار اور تکذیب کا بہت بڑا موجب بنا۔

الغرض دنیا میں جس قدر بھی مذاہب پائے جاتے ہیں، توحید باری تعالےٰ سے متعلق ان کا اپنا الگ الگ تصوّر اور تخیل ہے۔ اور یہی تصوّر انہیں ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

دنیا کے تمام مذاہب کے مقابلہ میں اسلام نے بھی ایک تصوّر توحید پیش کیا ہے۔ جب ایک مسلمان کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے تو بالفاظِ دیگر وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اس توحید کو اپناتا ہوں یا خدا تعالےٰ سے متعلق اس تصوّر اور تخیل کا قائل ہوں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ اسلامی توحید دوسرے تمام مذاہب سے جدا اور کامل شکل میں دنیا کے سامنے آئی ہے۔

جب ہم اس خیال کے پیش نظر گورو نانک کی تعلیم اور سوانحی حالات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اسلام کی پیش کردہ توحید کو ہی اپنایا ہے۔ اور اپنے کلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی ان صفات کا پرچار کیا ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں بعض دوسرے لوگ بھی ہمارے اس خیال کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک یورپین ادیب سرجان میلکم لکھتے ہیں:

Nanac did not deny the mission of Muhammad. The prophet was sent, he said, by God to this world, to do good, and to disseminate the knowledge of one God through means of the Koran.

(Sketch of the sikhs P. 160)

یعنی بابا نانک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک کا رد نہیں کیا بلکہ اس کی تائید کی ہے۔ اور توحید کے بارہ میں جو نظریہ پیش کیا ہے۔ وہ قرآن شریف سے ہی اخذ کیا ہے۔

ایک ہندو ودوان لالہ تاراچند جی بیان کرتے ہیں:

It is clear that Nanak took the prophet of Islam as his model, and his teaching was naturally

deeply coloured by fact.

(Influence of Islam on Indian culture)

یعنی یہ واضح ہے کہ بابا نانک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم سے بہت گہرا اثر لیا ہے۔

فارسی زبان کے مشہور عالم محسن فانی نے جو سکھوں کے چھٹے گورو ہرگوبندجی کے ہم عصر تھے۔ اور اُنہوں نے گورو صاحب موصوف سے ایک دو ملاقاتیں کی تھیں۔ بابا نانک کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے:

"نانک قائلِ توحیدِ باری بود با موریکہ منطوق شرع محمدؐ لیست" (دبستانِ مذاہب صفحہ ۲۲۳)

یعنی بابا نانک توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے۔ اور شریعتِ محمدؐیہ میں بیان کردہ نظریات کو اپناتے تھے۔

الغرض بابا نانک کی تعلیم کا بغور مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ آپ نے اپنے کلام میں اسلام کی پیش کردہ توحید ہی بیان کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ان صفات کاملہ کا پرچار کیا ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔ ذیل میں ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے چند ایک مثالیں پیش کرتے ہیں:

قرآن کریم	بابا نانک
قل ھو اللہ احد	صاحب میرا ایکو ہے ایکو ہے بھائی ایکو ہے (محلہ اصفحہ ۱۰)
یعنی اعلان کر دو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے	یعنی اے بھائی میرا خدا تعالیٰ ایک ہی ہے

اس میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید مذکور ہے۔ عربی زبان میں احد ایسی ہستی کو کہتے ہیں جس کا ثانی کوئی نہ ہو۔

قرآن کریم	بابا نانک
اللہ الصمد	بے محتاج بے انت اپارا (محلہ اصفحہ ۱۱۹۰)
یعنی اللہ تعالیٰ غیر محتاج ہے اور باقی سب مخلوق اس کی محتاج ہے۔	یعنی میرا اللہ بے محتاج ہے۔ اور وراء الوریٰ ہے

اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسے کسی قسم کی تخلیق میں یا اس عالم کائنات کو قابو میں رکھنے کے لئے کسی کی کوئی محتاجی نہیں۔

قرآن کریم	بابا نانک
لم یلد ولم یولد ...	نہ تس مات پتا ست بند صپ
ولم یکن لہ صاحبہ	نہ تس کام نہ ناری
یعنی، اللہ تعالیٰ ماں۔ باپ اور بیٹے بیٹیوں اور بیوی وغیرہ رشتہ داروں سے پاک ہے۔	اکل نرنجن اپر پرمہم
	سگلی جوت تمہاری
	یعنی، اللہ تعالیٰ ماں باپ۔ بیٹے بیٹیوں اور بیوی وغیرہ رشتہ داروں سے پاک ہے۔ ہر چیز اس کے نور سے منوّر ہے۔ (محلہ اصفحہ ۵۹۷)

اس میں تثلیث اور اوتار فلسفہ کا رد ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا کسی شکل میں پیدا ہونا اس کی شان کے خلاف بیان کیا گیا ہے۔

ولم یکن لہٗ کفواً احد

یعنی، اس جیسا کوئی بھی نہیں۔

تم سم کر اور کو ناہی

یعنی، اے مولا! تیرے جیسا اور کوئی نہیں (محلا ۵ ص ۱۱)

اس میں اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور چیز کے ازلی ابدی ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

وتوکل علی الحی الذی لا یموت۔ (الفرقان ع ۵)

یعنی، اللہ تعالےٰ ہمیشہ سلامت ہے۔ اس پر موت کبھی بھی وارد نہیں ہوسکتی۔

توسدا سلامت نرنکار

نہ اوہ مرے نہ ہووے سوگ ص ۹

یعنی، اللہ تعالیٰ ہمیشہ سلامت ہے۔ وہ کبھی بھی مر نہیں سکتا۔

اس میں خدا تعالیٰ کا لوگوں کے گناہوں کے کفارہ میں مرنے کے خیال کا بطلان کیا گیا ہے۔

قل الروح من امر ربی

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (بنی اسرائیل ع ۱۰)

یعنی، اللہ تعالےٰ نے روح کی تخلیق اپنے حکم سے کی ہے اور اسے قلیل علم عطا کیا ہے۔

حکمی ہوون جیو حکمی ملے وڈیائی

(محلا ۱ صفحہ ۱)

یعنی، اللہ تعالیٰ نے روح کو اپنے حکم سے پیدا کیا ہے۔ اور اس کے مدارج بھی اپنے حکم سے ہی قائم کئے ہیں۔

اس میں روح کے ازلی ابدی ہونے کے خیال کا رد کیا گیا ہے۔

اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہٗ کن فیکون۔

(مریم ع ۲)

یعنی، اللہ تعالےٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اسے کن (ہو جا) کہہ کر عالم وجود میں لے آتا ہے

کیتا پساؤ ایکو کواؤ

تس تے ہوئے لکھ دریاؤ

(جپ جی)

یعنی، اللہ تعالیٰ یہ عالم کائنات کُن سے پیدا کرتا ہے۔

ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:

"اسلام کا پیش کردہ خیال کہ یہ عالم کائنات خدا تعالےٰ کے حکم سے "کُن" کہنے سے عالم وجود میں آگیا تھا۔ گوربانی کی کئی سطروں میں جھلک دے رہا ہے" (گورومت درشن صفحہ ۱۴۳)

جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ بغیر روح اور مادہ کے کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ اس میں ان کے خیال کی تغلیط کی گئی ہے۔

لا شریک لہٗ

یعنی، اس کا کوئی بھی شریک نہیں

تجھے شریک نہ دیسے کوئی آپ اگم اپارا ہے

یعنی، اے مولا تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

اس میں تثلیث اور روح، مادہ کے ازلی اور ابدی ہونے کا رد ہے۔

ھو الاوّل والآخر	آد پورکھ اپر پر پیارا ستگور الکھ لکھایا
یعنی ازلی اور ابدی اللہ تعالیٰ ہی ہے	آدانت پربھ اگم اگاہی (محلہ ۱ صفحہ ۴۳۶)
	یعنی، ازلی اور ابدی خدائے واحد ہی ہے

جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ بعض دوسری چیزوں کو بھی ازلی ابدی تسلیم کرتے ہیں۔ اس میں ان کے خیال کی تغلیط کی گئی ہے۔

ھو الظاھر والباطن	انتر باہر پورکھ نرنجن آد پورکھ آدیسو
یعنی، اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن میں ہے۔	یعنی، اللہ تعالیٰ ظاہر میں بھی ہے اور باطن میں بھی ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر بیان کیا گیا ہے۔

الرحمٰن	نانک ناؤں جپیا رحمٰن (محلہ ۱ صفحہ ۹۰۳)
یعنی، وہ رحمٰن ہے۔ اور بغیر مانگے بھی اپنی خوشی	بن منگیا دان دیوسی وڈا اگم اپار (محلہ ۱ صفحہ ۴۷)
سے بہت کچھ دیدیتا ہے۔	یعنی، اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے اور بغیر مانگے کے بھی بہت دیتا ہے

جو لوگ آواگون اور تناسخ کے قائل ہیں۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی سے بغیر کسی عمل کے کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ لیکن اسلام خدا تعالیٰ کے بارہ میں یہ نظریہ بھی پیش کرتا ہے کہ وہ بغیر عمل کے بھی دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ رحمٰن بھی ہے۔

الرحیم ہ	سب دنیا آون جاونی مقام اک رحیم (محلہ ۱ صفحہ ۶۴)
یعنی، وہ رحیم بھی ہے۔ اور کسی کی محنت کو بلاوجہ ضائع	سو کیوں دوسرے جے گھال نہ بھالئے (محلہ ۵ صفحہ ۲۵)
نہیں کرتا، بلکہ بڑھ چڑھ کر بدلہ دیتا ہے۔	یعنی، وہ رحیم بھی ہے کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

مندرجہ بالا حوالہ جات ہم نے نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں۔ ان سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ بابا نانک نے توحید کے بارہ میں اسلام کے پیش کردہ تخیل کو ہی اپنایا ہے۔

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بابا نانک کسی نئے مذہب کے بانی ہیں۔ انہیں اس امر پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے کہ آپ نے توحید کے بارہ میں کونسا ایسا خیال پیش کیا ہے۔ جو ان سے پہلے مذاہب میں نہیں پایا جاتا تھا۔ کیونکہ نئے مذہب کا تصور توحید بھی نیا ہونا چاہیئے۔ جو اسے دوسرے تمام مذاہب سے الگ کردے۔